## سوال

میری سات برس قبل شادی ہوئی اور میں اپنے خاوند کے ساتھ امریکہ میں رہائش پذیر ہوں، میری مشکل یہ ہے کہ میرا خاوند اولاد پیدا نہیں کر سکتا، ڈاکٹروں نے کئی بار مصنوعی طریقہ سے بھی اولاد کوشش کی لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا، میں نے فیصلہ کیا اللہ کی رضا پر راضی ہو کر معاملہ اللہ کے سپرد کر دوں، اور اس کے ساتھ اللہ سے دعا بھی کرتی رہوں اور استغفار بھی کثرت سے کروں لیکن میں بہت اکتاہٹ سی محسوس کرتی ہوں، کیونکہ امریکہ میں ایک باپردہ عورت کے لیے ملازمت کرنا آسان نہیں میرا نہ تو کوئی بچہ ہے جس کی دیکھ بھال کروں، اور نہ ہی ملامت کرتی ہوں، میرا خاوند تقریبا دس گھنٹے روزانہ کام کرتا ہے، میں اکثر اوقات یہ محسوس کرتی ہوں کہ اس حالت میں رہ کر میں اپنے آپ پر ظلم کر رہی ہوں مجھے کوئی اور خاوند تلاش کرنا چاہیے تا کہ میں ماں بن سکوں، یا پھر اپنے ملک واپس چلی جاؤں تا کہ مجھے آسانی سے کوئی کام مل جائے اور میں مشغول ہو کر وقت گزار سکوں، میرے گھر والوں کی رائے بھی یہی ہے، لیکن مجھے بتائیں اس سلسلہ میں دین کی رائے کیا ہے؟

## جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں :

اول :

بانجھ ہونا یا پھر اولاد پیدا نہ کر سکنے کو بعض فقہاء کرام نے ایسا عیب شمار کیا ہے جس کی بنا پر عورت کو اگر پہلے علم نہ تھا کہ خاوند بانجھ ہے تو اسے فسخ نکاح کا حق حاصل ہے

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کا کہنا ہے :

" صحیح یہی ہے کہ ہر وہ عیب جس سے نکاح کا مقصد جاتا رہے اور پورا نہ ہو تو وہ عیب معتبر ہوگا، بلاشک و شبہ نکاح کے اہم ترین مقاصد میں استمتاع اور خدمت اور اولاد پیدا کرنا ہے، اس لیے اگر اس میں کوئی مانع ہو تو وہ عیب شمار ہوگا، اس بنا پر اگر بیوی نے اپنے خاوند کو بانجھ پایا یا پھر وہ خود بانجھ ہو تو یہ عیب ہے " انتہی

دیکھیں : الشرح الممتع (220/12).

مزید آپ سوال نمبر (43496) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں

اس لیے اگر عورت کو نکاح سے قبل یا نکاح کے بعد عیب کا علم ہوا اور وہ اس پر راضی ہو گئی تو اس کا حق فسخ ساقط ہو جائیگا

زاد المستقنع میں درج ہے :

" اور جو کوئی عیب پر راضی ہو گیا، یا پھر اسے اس عیب کے معلوم ہونے کی کوئی دلیل پائی گئی تو اس کو نکاح فسخ کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہوگا " انتہی

آپ کے سوال سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ آپ اس پر راضی تھی اور آپ نے اجر و ثواب کی نیت کر رکھی ہے

اس لیے اگر آپ اپنے خاوند کو چھوڑنا چاہتی ہیں تو آپ کے لیے طلاق طلب کرنے یا پھر خلع کرنے کے علاوہ کوئی اور راہ نہیں ہے

دوم :

اگر عورت کو بغیر اولاد پیدا کیے ضرر و نقصان ہوتا ہے اور اسے خدشہ ہو کہ وہ خاوند کے حقوق ادا نہیں کر سکتی یا پھر وہ کفریہ ملک میں رہنا ناپسند کرے اور اپنے آپ پر فتنہ کا خطرہ ہو، اور اس کا خاوند اسے اسلامی ملک میں واپس بھیجنے سے انکار کر دے تو ایسی عورت کے لیے طلاق یا خلع طلب کرنا مباح ہو جاتا ہے

حالانکہ اصل میں بغیر کسی عذر کے طلاق یا خلع طلب کرنا حرام ہے؛ کیونکہ ابوداود اور ترمذی کی روایت کردہ حدیث میں اس کی ممانعت آئی ہے

ثوبان رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جس عورت نے بھی بغیر کسی ضرورت اور سبب و تنگی کے اپنے خاوند سے طلاق طلب کی تو اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے"

سنن ابوداود حدیث نمبر ( 2226 ) سنن ترمذی حدیث نمبر ( 1178 ) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابوداود میں اسے صحیح قرار دیا ہے

اور عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"یقینا خلع لینے والیاں منافقات ہیں"

طبرانی الکبیر ( 339/17 ) علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح الجامع حدیث نمبر ( 1934 ) میں صحیح قرار دیا ہے

خاوند کی نافرمانی اور اس کے حقوق کی ادائیگی نہ کر سکنے کے خدشہ کے وقت خلع حاصل کرنے کے جواز پر درج ذیل حدیث دلالت کرتی ہے :

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ ثابت بن قیس رضی اللہ تعالی عنہ کی بیوی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور عرض کرنے لگی :

"اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ثابت بن قیس کے نہ تو دین میں کوئی عیب لگاتی ہوں، اور نہ ہی اخلاق میں، لیکن میں اسلام میں کفر و ناشکری کو ناپسند کرتی ہوں

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

کیا تم اس کا باغ واپس کرتی ہو؟

تو اس عورت نے جواب دیا :: جی ہاں

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

تم اپنا باغ قبول کر لو، اور اسے ایک طلاق دے دو"

صحیح بخاری حدیث نمبر ( 5273 ).

اور ابن ماجہ میں درج ذیل الفاظ ہیں :

"ثابت بن قیس کی بیوی کہنے لگی :

"میں اسے ناپسند کرنے کی وجہ سے اس کی طاقت نہیں رکھتی"

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2056) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابن ماجہ میں اسے صحیح قرار دیا ہے

اس لیے آپ کو اپنے معاملہ میں دیکھنا چاہیے اور غور کرنا چاہیے، اور آپ طلاق یا خلع طلب کرنے میں جلدی مت کریں، بلکہ طلاق یا خلع کو جائز کرنے والے اسباب کی حالت میں ہی طلاق یا خلع کا مطالبہ کریں، کیونکہ اس حالت میں آپ کا خاوند کے ساتھ رہنے میں نقصان وضرر ہو تو ایسا کر لیں

لیکن صرف اولاد پیدا نہ کرنا اسے جائز قرار نہیں دے، کیونکہ ہو سکتا ہے آپ اس کے بعد جس خاوند سے شادی کریں اس سے بھی کوئی اولاد نہ ہو تو پھر؟ .

کتنی ہی ایسی عورتیں ہیں جنہوں نے اپنے خاوند کے بانجھ ہونے پر صبر سے کام لیا حتی کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے انہیں اپنے فضل وکرم سے نواز کر اولاد دے دی، اور اگر یہ بانجھ پن آپ کی جانب سے ہوتا یعنی آپ اولاد پیدا نہ کر سکتی اور آپ کا خاوند آپ کو طلاق دینا چاہتا تو کیا آپ دکھ اور تکلیف محسوس نہ کرتیں، اور اسے بے وفائی تصور نہ کرتیں

رہا مسئلہ فارغ رہنے کا کہ آپ فارغ رہتی ہیں تو اس کا علاج کئی طرح کیا جا سکتا ہے، اس کی تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (47398) کے جواب کا مطالعہ کریں

رہی ملازمت تو جب آپ کو اپنے خاوند کے اخراجات کافی ہیں تو آپ ملازمت کے بارہ میں مت سوچیں، کیونکہ آپ کا خاوند کمائی کرتا اور آپ پر خرچ کرتا ہے، لیکن اس کے ساتھ ساتھ اگر آپ اپنے ارد گرد تلاش کریں تو آپ کو مناسب کام مل سکتا ہے یعنی مسلمان بچوں کی تعلیم اور انہیں قرآن مجید حفظ کروانا، اور گھر میں بیٹھ کر مختلف کام کرنے مثلا سلائی کڑھائی اور مہندی وغیرہ جو ان اجنبی ممالک میں مسلمان عورتوں کی ضرورت ہوتی ہے

آپ کو ہماری وصیت ونصیحت ہے کہ آپ کسی اسلامک سینٹر سے منسلک ہو جائیں، اور نیک وصالح سوسائٹی اور سہیلیاں اپنائیں، اور ان سے کسی نیک وصالح کام میں معاونت حاصل کریں، اور اپنا وقت طلب علم میں بسر کریں، اور اس کے ساتھ ساتھ قرآن مجید حفظ کر کے جتنا ممکن ہو سکے مشروع طریقہ سے نیکیاں جمع کر کے وقت کو مشغول کر لیں

اللہ سبحانہ وتعالی سے دعا ہے کہ آپ کی صحیح راہنمائی فرمائے، اور آپ کو نیک وصالح اولاد عطا کر کے آپ کی آنکھیں ٹھنڈی کریں

واللہ اعلم

الاسلام سوال وجواب

**163059**